بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

انا الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷ | ۲۶ ظہور ۱۳۴۲ ہش ۲۵ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ ۱۶ اگست ۱۹۶۳ء | نمبر ۱۹۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۵ اگست بوقت آٹھ بجے صبح

پرسوں حضور کو بے چینی کی تکلیف رہی۔ کل بھی حضور کو دن میں دو تین بار بے چینی کی تکلیف ہوگئی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں ٭

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تحریک وقف میں شامل ہو کر اپنے تئیں حیات طیبہ کا وارث بناؤ

دنیوی تعلقات کا اصل مقصود بھی دین ہونا چاہیئے

"سچا اسلام یہی ہے کہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیات وقف کر دیں تا کہ وہ حیات طیبہ کا وارث ہو۔ ..... کوئی یہ نہ سمجھ لیوے کہ انسان دنیا سے کوئی غرض اور واسطہ ہی نہ رکھے۔ میرا یہ مطلب نہیں اور نہ اللہ تعالےٰ دنیا کے حصول سے منع کرتا ہے۔ بلکہ اسلام نے رہبانیت کو منع فرمایا ہے۔ یہ بزدلوں کا کام ہے۔ مومن کے تعلقات دنیا کے ساتھ جس قدر وسیع ہوں وہ اس کے مراتب عالیہ کا موجب ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس کا نصب العین دین ہوتا ہے اور دنیا اور اس کا مال و جاہ دین کا خادم ہوتا ہے۔ پس اصل بات یہ ہے کہ دنیا مقصود بالذات نہ ہو بلکہ حصول دنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو۔ جیسے انسان کسی جگہ سے دوسری جگہ جانے کے واسطے سفر کے لئے سواری اور زاد راہ کو ساتھ لیتا ہے۔ تو اس کی اصل غرض منزل مقصود پر پہنچنا ہوتی ہے کہ خود سواری اور راستہ کی ضروریات۔ اس طرح پر انسان دنیا کو حاصل کرے مگر دین کا خادم سمجھ کر۔" (الحکم ۱۶ اگست ۱۹۰۲ء)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۱۳ اگست بذریعہ ڈاک۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت تا حال بہت ناساز ہے۔ ٹانگوں میں بہت کمزوری ہے اور بعض اوقات شدید گھبراہٹ اور بے چینی کی شکایت ہو جاتی ہے۔

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالےٰ حضرت میاں صاحب کو اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے ٭

مبارک تحریک دعا میں شامل ہونے والوں کی تعداد سات ہزار سے متجاوز ہوگئی الحمد للہ

(محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب)

احباب سے میں نے اپیل کی تھی کہ مبارک تحریک دعا میں شمولیت کے لئے کم از کم تین ہزار دوست اپنے نام پیش کریں۔ بعض دوستوں کا مشورہ تھا کہ اس تعداد کو تین ہزار سے بڑھا کر پانچ ہزار کر دیا جائے۔ مگر بعض مصالح کی وجہ سے میں نے خاموشی اختیار کی۔ میں سمجھتا تھا کہ اگر اللہ تعالےٰ نے اس تحریک کو قبول فرما کر اپنی رحمت سے اس میں برکت ڈالی۔ تو وہ خود دوستوں کے دلوں میں اس میں شامل ہونے کی تحریک کرے گا اور پھر جس حد تک خدا تعالےٰ چاہے گا یہ تعداد پہنچ جائے گی۔

میں اپنے رب کے لئے حمد سے بھرے ہوئے دل کے ساتھ احباب کی اطلاع کے لئے یہ عرض کر رہا ہوں کہ اس تحریک میں شامل ہونے والے دوستوں کی تعداد خدا تعالےٰ کے فضل سے سات ہزار سے اوپر جا چکی ہے۔ اور ابھی سینکڑوں نام اور آ رہے ہیں فالحمد للہ علیٰ ذالک

مرزا ناصر احمد صدر، صدر انجمن احمدیہ ربوہ

تین ماہ اصلاح و ارشاد کے کام کیلئے وقف کرنیکی تحریک

اصلاح و ارشاد کا کام سلسلہ احمدیہ کا بنیادی کام ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا اصل مقصد ہی اصلاح و ارشاد تھا۔ جماعت کی دن بدن وسعت اور ترقی کے باعث اور دیگر حالات کے پیش نظر اصلاح و ارشاد کا کام کافی وسعت اختیار کر چکا ہے سلسلہ کی طرف سے اس کام کے لئے جو مربی مقرر ہیں ان کی تعداد کام کی اہمیت اور وسعت کے پیش نظر قلیل ہے جماعت کو اس قلت اور کمی کا خاص احساس ہے چنانچہ مجلس شوریٰ ۱۹۶۳ء کے موقعہ پر معزز نمائندگان نے متفقہ طور پر اس کمی کے پیش نظر یہ تجویز کیا تھا کہ احباب جماعت میں تحریک کی جائے کہ وہ کم از کم تین ماہ کے لئے اصلاح و ارشاد کے فریضہ کو انجام دینے کے لئے اپنے آپ کو وقف کریں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے شوریٰ کی اس تجویز کو منظور فرما لیا۔ اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے احباب جماعت میں تحریک کی جاتی ہے کہ وہ اپنے آپ کو کم از کم تین ماہ کے لئے وقف کریں اور نظارت اصلاح و ارشاد کو وقف کی اطلاع کے ساتھ اپنے کوائف سے بھی مطلع کریں مثلاً علمی قابلیت عمر اس وقت کیا کام کرتے ہیں۔ کب سے کب تک وہ اپنے آپ کو وقف کر سکتے ہیں ان واقفین کو جب کام پر لگایا جائے گا تو انھیں صرف کرایہ کی صورت بہم پہنچائی جائے گی۔ دیگر اخراجات ان کے اپنے ہوں گے ٭

(قائم مقام ناظر اصلاح و ارشاد)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خدا کو خدا کے ذریعہ ہی پہچان سکتے ہیں

جب تک کسی نبی کی جماعت کی اکثریت کا تعلق اللہ تعالےٰ سے قائم رہتا ہے اس وقت تک وہ جماعت ترقی کی شاہراہ پر قائم رہتی ہے دینی جماعت کی ترقی سے یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالےٰ نے جس غرض کے لئے نبی کو مبعوث کیا ہوتا ہے اس غرض کی تکمیل ہوتی رہتی ہے تاہم اقوام کی تاریخ سے جو قرآن کریم میں بیان کی گئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر نبی جو کسی غرض کے لئے مبعوث ہوتا ہے اس کا بیج بوتا ہے اور اپنی طرف سے تمام وہ راستے صاف کر دیتا ہے جو اس منزلِ مقصود تک لیجانے ہیں۔ آگے اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے نبی کے بتائے ہوئے راستوں پر اس کی جماعت جدوجہد کرتی ہے اور اس کی تکمیل کرتی ہے۔

نبی کا کام اس وقت ختم ہو جاتا ہے جب وہ اللہ تعالےٰ کی منشاء کے مطابق اس کا پیغام دنیا کو پہنچا دیتا ہے اور اس پیغام پر عمل کرنے کے طریقے اپنے کردار سے پیش کر دیتا ہے اور اپنی جماعت کو ان طریقوں پر گامزن کر دیتا ہے لیکن اکثر امتداد زمانہ کے ساتھ جماعتیں ایک نقطہ کمال پر پہنچ کر سست ہو جاتی ہیں اور بیرونی اثرات کے ماتحت ان راستوں پر گامزن ہونا چھوڑ دیتی ہے جو اس کی ترقی کا باعث ہوتے ہیں۔ یہ انسانی فطرت ہے کہ جب وہ کوئی نیا راہ عمل اختیار کرتا ہے تو شروع شروع میں بڑا جوش و خروش دکھاتا ہے اور آہستہ آہستہ جب اس غیر معمولی جوش کے محرکات و موثرات نگاہ سے اوجھل ہونے لگتے ہیں تو جوش و خروش میں بھی فرق آنے لگتا ہے۔ یہی انسانی فطرت جو افراد کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے جماعتوں اور اقوام کی صورت میں بھی رونما ہوتی ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ جب کوئی قوم دنیوی ترقی کے لحاظ سے مردہ ہو جاتی ہے تو اکثر قوم میں ردعمل کے طور پر ایسے شاہسوار پیدا ہوتے ہیں جو از سر نو قوم کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کے لئے کوشش کرتے ہیں چنانچہ آپ دیکھیں گے کہ جس قوم نے بھی دنیوی ترقی کی ہے اس کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ اس قوم میں ایسے لوگ پیدا ہوئے ہیں جنہوں نے ساری قوم کو نکبت سے نکال کر ترقی کے راستہ پر ڈالا ہے۔

چونکہ ایک دینی جماعت یا قوم کا تعلق دین سے ہوتا ہے اس لئے جیسا کہ ہم نے کہا ہے ایسی جماعت کی ترقی دینی امور میں ہوتی ہے اور جب نبی اللہ کی قوم یا جماعت سست پڑ جاتی ہے تو اللہ تعالےٰ اپنی طرف سے ایسے انسان پیدا کرتا ہے جو از سر نو دین کا احیاء کرتے ہیں اور جماعت یا قوم کو دینی ترقی کی شاہراہ پر ڈالتے ہیں۔

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پہلے جو انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوتے تھے جب ان کی جماعتیں یا اقوام دینی لحاظ سے نکبت کے گڑھے میں گر تی تھیں تو اللہ تعالےٰ اپنی طرف سے ایک اور نبی کو مبعوث کر دیتا تھا جو زمانے کے بدلتے ہوئے حالات کے مطابق اللہ تعالےٰ سے تعلیم حاصل کر کے تلقینی اور عملی لحاظ سے رائج کرتا تھا۔ چنانچہ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے بنی اسرائیل میں اللہ تعالےٰ کا یہی طریق تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ دنیا ذہنی ارتقاء کے مقامات طے کر رہی تھی اور ابھی تک دنیا کی ذہنی حالت اپنے کمال کے قریب نہیں پہنچی تھی اس لئے اللہ تعالےٰ بھی اپنی تعلیم کو بتدریج رائج کرنے کے لئے انبیاء علیہم السلام مبعوث کرتا تھا۔ چنانچہ تمام دنیا کے مختلف سلسلہ ہائے نبوت میں یہی طریق تھا لیکن آخر جب انسان ذہنی ترقی کے کمال کو پہنچ چکا تو اللہ تعالےٰ نے سیدنا حضرت خاتم النبیین علیہم السلام کو رحمۃ للعالمین بنا کر مبعوث فرمایا۔ آپ نے کامل تعلیم تمام دنیا کے سامنے پیش کی ہے جو قیامت تک بجنسہٖ قائم رہے گی۔ تاہم اگرچہ انسان نے ذہنی ارتقاء کی منازل طے کی ہیں پھر بھی فطرت کا قانون نہیں بدلا کہ آپ کی آوردہ تعلیمات کے اثر سے خود آپ کے ماننے والے بھی نکل جاتے رہے ہیں۔ یہ تکوینی قانون اب بھی اسی طرح اثر انداز ہے جس طرح پہلے تھا مگر چونکہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات میں تمام نبوتیں اختتام پذیر ہو چکی ہیں۔ اس لئے اب کسی نئے یا پرانے ایسے نبی کی ضرورت نہیں رہی جو براہ راست مبعوث ہو کر اللہ تعالےٰ کی تعلیمات کو حسب حال درجہ بدرجہ فروغ دے اس لئے اللہ تعالےٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق کہ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون امتِ محمدیہ میں مجددین کا سلسلہ جاری فرمایا ہے تاکہ وہ ارتقائے اسلام کے مختلف مرحلوں میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی رسالت اور اسوۂ حسنہ کی تجدید و احیاء کرتے رہیں۔

اس طرح اللہ تعالےٰ ایسے مجددین کو اپنے تشریعی قانون کے مطابق مبعوث کرتا ہے اور ان کو نبوت محمدیہ کے چشمہ میں سے فیض یاب کرتا ہے چنانچہ تمام مجددین آپ ہی کے فیض نبوت سے کم و بیش حصہ پا کر حسب حال تجدید و احیائے دین کا کام کرتے رہے ہیں۔ نبی کریم کی پیشگوئیوں کے مطابق دنیا پر ایک ایسا زمانہ آنے والا تھا جب دنیا تکوینی لحاظ سے ارتقاء کی آخری منازل پر پہنچنے والی تھی جس کا لازمی اثر یہ ہوتا تھا کہ دین دنیوی ترقیوں کے بادلوں میں نہاں ہو جائے اسلئے ضروری تھا کہ ایسے زمانے میں ایک ایسا مجدد مبعوث ہوتا جو شیطانی لشکر کا مقابلہ پوری الٰہی طاقتوں سے کرے تاکہ دنیا کو اللہ کی طرف لایا جائے۔ اس لئے ضرور تھا کہ ایسے مجدد کو رسالت محمدیہ کا مظہر بنا کر مبعوث کیا جاتا۔ اور چونکہ ایسے شخص میں بہ ظلی یا امتی نبوت تکمیل کو پہنچ جاتی ہے اس لئے صرف اسکو نہ کہ پہلے مجددین کو بھی امتی نبی کا نام دیا گیا ہے۔

یہاں اس بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ نبوت چونکہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ختم ہو چکی اور جتنی تعلیم اللہ تعالےٰ نے نبوت کے ذریعہ دنیا کو دینی تھی وہ دے دی ہے اور شریعت کا اختتام ہو چکا ہے اس لئے ایسے نبی کو صرف نبی نہیں کہا جا سکتا بلکہ چونکہ وہ ایک پہلو سے امتی بھی ہوتا ہے اس لئے اسکو امتی نبی کہا جاتا ہے۔ دوسری بات جو یاد رکھنی چاہیئے وہ یہ ہے کہ نبوت کا ایک عظیم کام یہ بھی ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کا ثبوت پیش کرے اور وہ ثبوت بذریعہ ایسے بیّن نشانات کے ذریعہ ہی ہو سکتا ہے جو انبیاء علیہم السلام کو دئے جاتے ہیں۔

آج خاص کر تقریباً تمام دنیا اللہ تعالیٰ کے انکار کے قریب ہو گئی ہے۔ دنیوی اور مادی ترقیوں نے انسان کو اللہ تعالےٰ سے غافل بنا دیا ہے یہاں تک کہ الحادی تحریکیں منظم طور پر گمراہ کرنے کا کام کر رہی ہیں اور دنیا کو اللہ تعالےٰ کا منکر بنانے کی کوشش میں مصروف ہیں اس لئے ضروری تھا کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زندہ رسالت کا ایک قوی ترین مظہر مبعوث ہو جو نبوت کے اس پہلو کو اجاگر کرے جو اللہ تعالےٰ کے وجود کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور یہ صرف بیّنات کے ظہور سے ہی ہو سکتا ہے چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"میں کہتا ہوں کہ میری جماعت نصائح سے درست نہ ہو گی بلکہ نشانوں سے درست ہو گی دہریت کی جڑ جب اندر ہوتی ہے تو قاعدہ کی بات ہے کہ اثر نہیں ہوا کرتا۔ خدا کو خدا کے ہی ذریعہ سے پہچان سکتے ہیں۔ دنیا میں جس شئے کی معرفت انسان کو حاصل ہو جاتی ہے تو اس کی عظمت بھی اس پر کھل جاتی ہے اس وقت وہ اس سے متاثر ہوتا ہے جیسے دریا میں اپنے آپ کو دیدہ دانستہ نہیں ڈالتا۔ شیر سامنے ہو تو اس کے مقابل نہیں جاتا جس جگہ سانپ کا خطرہ ہو اس جگہ نہیں گھستا۔ اور ایک مقام پر بجلی پڑتی ہو تو وہاں سے بھاگتا ہے۔ ایک طرف تو یہ لوگ دعوئے امت کا کرتے ہیں دوسری طرف کرتوت ایسی ہے کہ خدا کی پناہ۔ تو اس کے کیا معنے ہوئے؟"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۳۸-۳۳۹)

اس طرح جو لوگ دین اسلام کی خدمت کے لئے کھڑے ہوتے ہیں اور محض اپنی دانشمندی سے تجدید و احیائے دین کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کی کوششیں اس زمانہ میں خاص طور پر وہ ثمرات پیدا نہیں کر سکتیں جو اسلام دنیا کے لئے پیدا کرنا چاہتا ہے یعنی تمام دنیا کو اللہ تعالےٰ کا عبادت گزار بنانا اور دہریت کی جڑ کاٹ کر رکھ دینا۔ ایسے لوگ اللہ تعالےٰ کے وجود کے امکان تک تو پہنچا سکتے ہیں لیکن اللہ تعالےٰ کے وجود کو اس طرح ثابت نہیں کر سکتے جس طرح آج ایک سائنسدان اپنی لیبارٹری میں اشیاء کے خواص کو ثابت کر سکتا ہے اور تجربات اور مشاہدات سے اپنے نظریات کا ثبوت بہم پہنچا سکتا ہے۔ صرف ایک فرستادۂ حق ہی اللہ تعالےٰ سے نشان پا کر اللہ تعالےٰ کا حقیقی وجود ثابت کر سکتا ہے اور طالب حق کو دکھا سکتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ جو دانشوری سے ہونا چاہیئے ثابت ہوتا ہے فی الحقیقت موجود ہے حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے وجود کا ثبوت اللہ تعالےٰ کے نشانات ہی سے مہیا ہو سکتا ہے۔ جب تک اللہ تعالےٰ نہ پکارے کہ انا الموجود اس وقت تک انسان کے دل سے تشکیک کی رگ نہیں نکل سکتی ہمارا مطلب تکوینی نشانات سے نہیں ہے بلکہ تشریعی نشانات سے ہے وہ نشانات جو اللہ تعالےٰ اپنے فرستادگان کو اسلئے دیتا ہے تاکہ دیکھنے والے دیکھ لیں کہ یہ اللہ تعالےٰ کی طرف بلانیوالا اپنی دانشوری کے بل پر نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے کھڑا ہوا ہے۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

مشرقِ بعید میں تبلیغِ اسلام کے امکانات کا جائزہ

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا انڈونیشیا میں ورودِ مسعود

جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کی طرف سے عقیدت کا والہانہ اظہار

از مکرم سید کمال یوسف صاحب

پُرجوش خیر مقدم

جب ۲۲ جولائی کی شام کو جاکرتہ ایرپورٹ پر پہونچے تو رئیس التبلیغ سید شاہ محمد صاحب نائب صدر عہدہ داران اعلیٰ راڈین ہدایت صاحب۔ نائب صدر ثانی مجلس خدام الاحمدیہ راڈین ہادی ایمان صاحب سیکرٹری امور خارجیہ مرتولو صاحب ہوائی جہاز کی سیڑھیوں کے پاس مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کے استقبال کے لئے وقار سے ایک صف میں کھڑے تھے۔ ان کو ایرپورٹ کے اندر آنے پر ایک غیر معمولی بات تھی۔ ہوائی جہاز کے قریب آنے میں حکومت نے خصوصی مراعات دے رکھے ہوئے تھے۔ جونہی صاحبزادہ صاحب ہوائی جہاز کی سیڑھیوں سے نیچے اترے السلام علیکم اور اھلاً وسہلاً و مرحبا سے شاہ صاحب نے آپ کا استقبال کیا۔ پھر ہار پہنائے۔ فرداً فرداً مبلغین اور عہدہ داروں سے تعارف و تسلیم ہوئی۔ چوہدری ہدایت اللہ صاحب بنگوی بھی شامل تھے اس کے بعد ایرپورٹ کے خاص گیٹ سے شاہ صاحب کی معیت میں صاحبزادہ صاحب باہر تشریف لائے جہاں احباب تقریباً سوا تین صد مرد و خواتین تاسیک، ملایا، سنگاپرنا، گاروٹ، بنڈونگ، سوکالوجی، بوگور، امیدان، سورابایا، پاڈانگ، لوحت وغیرہ دور دراز جماعتوں کے نمائندگان استقبال کے لئے کھڑے تھے۔ نعرۂ تکبیر کے بلند نعروں کے ساتھ احباب نے اھلاً و سہلاً کہا۔ پھر صاحبزادہ صاحب سے مصافحہ کیا۔ باوجود تاکید کے کہ میاں صاحب سے کمر کی تکلیف کے باعث معانقہ نہ کیا جائے۔ دوست خلوص کے جوش میں رک نہ سکے اور بعض تو چہرہ کو دیکھ کر بے قرار ہو کر رونا شروع کر دیتے۔ اس وقت پریس کے فوٹو گرافر نے تصاویر لیں اور ریڈیو میں بھی آپ کی آمد کا اعلان ہوا۔ مصافحہ کے بعد تمام احباب ایک جگہ جمع ہو گئے۔ اور صاحبزادہ صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔ دعا کے وقت رقت کا وہی سماں تھا۔ جو رمضان کی دعا میں ربوہ کی مسجد مبارک میں ہوتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی احسانات کی وجہ سے جماعت کے احباب کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے والہانہ محبت ہے۔ جس کی وجہ سے حضور کے صاحبزادہ کو ملتے وقت ان کے جذبات قابو سے باہر ہو جاتے تھے۔

۱۹۲۵ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے انڈونیشیا میں مشن کھولا۔ جس کے نتیجہ میں ایک عظیم جماعت یہاں پیدا ہوئی۔ جس کے اخلاص کا اندازہ یہاں کے احباب سے ملے بغیر کرنا بہت مشکل ہے۔ جماعت احمدیہ انڈونیشیا کا قیام خلافت ثانیہ کا عظیم الشان کارنامہ ہے۔ اس وقت یہاں پر سات پاکستانی اور دس انڈونیشین مبلغ اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں۔

دعا کے بعد ایرپورٹ سے روانہ ہو کر جاکرتہ کی مسجد پہونچے۔ اور دعا کے بعد پھر سید شاہ محمد صاحب کے داماد مکرم ہادی ایمان صاحب کے گھر قیام کیا۔ مکرم ہادی ایمان صاحب ایک مخلص نوجوان ہیں۔ جو ۶۲-۱۹۶۳ء کے خدام الاحمدیہ انڈونیشیا کے نائب صدر ثانی رہے ہیں۔ آپ نے اپنا مکان صاحبزادہ صاحب کے قیام کے لئے پیش کیا۔ آپ کی بیگم نے صاحبزادہ صاحب کے آرام کے لئے ہر ممکن کوشش کی جزاکم اللہ احسن الجزاء

وزیر اطلاعات سے ملاقات

۲۳ جولائی کی صبح کو انڈونیشیا کے منسٹر آف انفارمیشن مسٹر ڈاکٹر حاجی اسلان عبدالغنی کو صاحبزادہ صاحب ایک وفد کی صورت میں ملے۔ جس میں رئیس التبلیغ صاحب جنرل سیکرٹری انڈونیشیا اور خاکسار شامل تھے۔ شاہ صاحب نے صاحبزادہ کا تعارف وزیر موصوف سے کرایا۔ جس پر ڈاکٹر اسلان نے کہا کہ وہ اخبار اور ریڈیو پر آپ کی اطلاع سن چکے ہیں۔ اور یہ کہ صاحبزادہ صاحب کے استقبالیہ ایڈریس کو سننے کے لئے بنڈونگ آئیں گے۔ آپ نے جماعت کے حالات دلچسپی سے سنے۔ افریقہ میں جماعت احمدیہ کی ترقی اور اس کے نتیجہ میں اسلامی غلبہ سے بہت متاثر ہوئے۔ جامعہ احمدیہ کے نصاب کا مطالعہ کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ آپ نے کہا۔ کہ میں ہمیشہ Some forty Gems (چالیس جواہر پارے) اپنے بستر کے ساتھ رکھتا ہوں اور اکثر پڑھتا رہتا ہوں۔ اسلام کا اقتصادی نظام وغیرہ کتب لے کر بہت خوش ہوئے۔ جو کتب پیکٹ میں بند کر کے ہم ان کے لئے لے گئے تھے۔ اس کو کھولکر فوراً یہ کتاب باہر نکالی وزیر موصوف شاہ صاحب کے ساتھ انقلاب کے زمانہ آزادی کی جدوجہد میں کام کرتے رہے تھے۔ بہذا ملاقات کے وقت بطور خاکساری کے یہ بھی کہنے لگے کہ میں اسلام کی تعلیم سے اتنی واقفیت نہیں رکھتا مگر شاہ صاحب کی بدولت کچھ علم ہوا ہے۔ صاحبزادہ صاحب سے متعدد امور پر تبادلہ خیالات ہوا۔ اس موقعہ پر فوٹو لئے گئے اور صاحبزادہ صاحب کی کار سے تواضع کی گئی۔ آپ نے وزیر موصوف کو ربوہ آنے کی دعوت دی کہ اگر وہ پاکستان آئیں تو ربوہ ضرور تشریف لائیں جس پر انہوں نے کہا کہ میں ضرور اس موقعہ سے فائدہ اٹھاؤں گا۔ آپ نے تفسیر قرآن مجید کے حاصل کرنے پر خوشی کا اظہار کیا۔ پریس نے وسیع پیمانے پر اس ملاقات کا ذکر کیا اور یہ بھی لکھا کہ صاحبزادہ صاحب نے وزیر موصوف کو ربوہ آنے کی دعوت دی ہے

ظہر کا کھانا مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب بنگوی کے گھر کھایا اور وہاں پر نماز ظہر و عصر جمع کر کے جی پانگ کے لئے روانہ ہوئے یہ بہت صحت افزا مقام ہے اور یہاں پر جماعت کے ایک مخلص دوست عالم حسن تاسو تو یوں صاحب نے صاحبزادہ صاحب کے قیام کے لئے مکان پیش کیا یہاں تک چھوڑنے کے لئے جناب راڈن ہدایت صاحب اپنی کار پر تشریف لائے۔ یہ ربوہ بھی تشریف لے گئے تھے۔ اب قائمقام صدر جماعت انڈونیشیا ہیں یہ جاوا کے سب سے پہلے احمدی ہیں اور حاکم ناسوتول صاحب جج ہیں۔ یہ حکومت کے کے سپیشل کورٹ جاکرتہ کے پریذیڈنٹ ہیں۔ جن کے تحت تقریباً ۳۵ جج ہیں۔ اسی کورٹ میں شاہ صاحب کی صاحبزادی مریم سوچی آتی جج ہیں اور نہایت مخلص احمدی ہیں۔ انہوں نے نہ صرف اپنا مکان پیش کیا بلکہ ۲ یوم کے لئے اپنی کار بھی صاحبزادہ صاحب کو پیش کی۔ آپ کی بیگم نے مہمان نوازی میں کوئی کسر نہ چھوڑی جزاکم اللہ

خانہ خدا کا افتتاح

۲۴ کی صبح کو "بوگورا" کی جماعت کے صدر اور سیکرٹری صاحبزادہ صاحب کی ملاقات کے لئے گھر آئے (راڈن یوسف احمدی صدر بوگورا اور ابراہیم صاحب سیکرٹری) پھر وہاں سے ہم بنڈونگ کے لئے روانہ ہوئے۔ جہاں آجکل مولوی امام الدین صاحب مبلغ ہیں۔ راستہ میں مسجد کے افتتاح کا پروگرام تھا صاحبزادہ صاحب کی پیشوائی کے لئے مبلغین اور احباب جماعت راستہ میں کاریں لے کر آئے ہوئے تھے۔ مسجد کے افتتاح کے لئے زیادہ مصروفیت کی وجہ سے خوف تھا کہ وقت نہ نکل سکے۔ اس پر میر محمد صاحب جو جاکرتہ کے باشندے ہیں۔ ہمارے کہنے لگے کہ میں ٹریفک کو مسجد کی طرف موڑ لوں گا تاکہ صاحبزادہ صاحب کی کار وہاں پہنچ جائے۔ جماعت کی ان تھک مساعی کے نتیجہ میں مسجد بہت جلد تعمیر ہو گئی مسجد کی تعمیر میں جماعت کے صدر حاجی شریف صاحب نے سب سے زیادہ حصہ لیا۔ صاحبزادہ صاحب نے اپنے ہاتھ سے دروازہ کھولا بعد میں رقت آمیز اجتماعی دعا فرمائی۔ جماعت چیہ اہی نے دعا کے بعد تمام احباب کو دعوتِ نشست پیش کی۔

اس کے بعد بنڈونگ کے لئے روانگی ہوئی چیپانگ کا علاقہ قابل دید ہے۔ راستہ پر شاہ صاحب اہم مقامات کا تعارف کرواتے رہے ظہر کے بعد بنڈونگ پہنچے

ہمیشہ یاد رکھئے

- احمدیت ایک روحانی جام ہے جو اللہ تعالیٰ نے موجودہ زمانہ کی پیاسی روحوں کی پیاس بجھانے کے لئے آسمان سے نازل کیا ہے۔
- الفضل کی توسیع اشاعت بھی اس روحانی جام کو لوگوں تک پہنچانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے
- اسے ہمیشہ یاد رکھئے

(منیجر الفضل ربوہ)

یہاں پر سپرنٹنڈنٹ پولیس راڈین احمد سوریا حامی ناتا نے اپنا مکان صاحبزادہ صاحب کے لئے خالی کیا ہوا تھا۔ اسی میں قیام کیا۔

بنڈونگ ایک مشہور تاریخی شہر ہے۔ یہیں بنڈونگ کانفرنس جس میں ایشیا کے سربراہ شامل ہوئے تھے ہوئی تھی۔ بنڈونگ تک شاہ صاحب اور آپ کی اہلیہ محترمہ شریک سفر رہے اور ہر ممکن کوشش دورہ کو کامیاب بنانے میں کی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں شرکت

کار کا ڈرائیور حمید احمد سکر جو ایک مخلص نوجوان ہیں جنہوں نے ۲۰ دن ڈرائیوری کے لئے وقف کئے ہیں گو پیشہ کے لحاظ سے یہ ڈرائیور نہیں ہیں بلکہ تاجر ہیں۔ شام چھ بجے خدام الاحمدیہ انڈونیشیا کے اجتماع پر صاحبزادہ صاحب تشریف لے گئے۔ خدام نے نعرۂ تکبیر کے ساتھ آپ کا استقبال کیا اور ہار پہنائے۔ اس کے بعد ایک خادم نے آیت استخلاف کی تلاوت کی۔ پھر نظم "نونہالان جماعت" کا انڈونیشین ترجمہ سنایا گیا۔ مکی احمد صاحب نے عہدنامہ دہرانے کے بعد خدام الاحمدیہ کے نئے صدر ثانی ڈاکٹر محی الدین صاحب (نائب صدر اول رئیس التبلیغ سید شاہ محمد صاحب ہیں) نے انگریزی میں صاحبزادہ صاحب کو ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا کہ آپ کی آمد ہمارے لئے بہت بڑے اعزاز کا موجب ہے۔ پھر سید شاہ محمد صاحب نے بھی اردو اور پھر انڈونیشین میں صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ صاحبزادہ صاحب نے ایڈریس کا جواب دیتے وقت شکریہ ادا فرمایا اور خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ مجھے خدام الاحمدیہ کے بالکل ابتدائی دور میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی براہ راست ہدایت کے ماتحت کام کرنے کا موقع ملا ہے خدام الاحمدیہ صرف خادم احمدیت نہیں بلکہ خادم انسانیت ہے۔ اس کی خدمت محدود نہیں بلکہ ہر انسان پر حاوی ہے۔ خدام الاحمدیہ کوئی علیحدہ تنظیم نہیں۔ اگر ایسا تصور کر لیا گیا تو یہ بہت غلط رویہ ہوگا۔ خدام الاحمدیہ جماعت کا ایک حصہ ہے اور مرکزی نظام کے تابع ایک تنظیم ہے اور اس کا مرکز کے ساتھ تعاون کرنا انتہا ضروری ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ ابھی جو آیت استخلاف کی تلاوت کی گئی ہے ہمیں اس کے مضمون پر غور کرنا چاہیئے۔ یہ آیت ہم پر یہ ذمہ داری ڈالتی ہے کہ ہم ایسے نوجوان تیار کریں جو بزرگوں کی جگہ لے سکیں اور تسلسل میں کوئی رخنہ پیدا نہ ہو۔ اگر نوجوانوں کی صحیح تربیت نہ ہو تو صحیح رنگ میں وہ بزرگوں کی جگہ نہیں لے سکیں گے۔ دوسری بات جس کی طرف میں خدام کو توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ قانونِ قدرت پر غور کر کے سبق حاصل کرنے کے متعلق ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ شہد میں لوگوں کے لئے شفا ہے۔ شہد کو جو مکھیاں تیار کرتی ہیں ان کی ایک خاص تنظیم ہے جس میں ہمارے لئے سبق ہے۔ مکھیوں کی ایک ملکہ ہوتی ہے جو سب مکھیوں کی حکمران ہے اور سب مکھیاں اس کے حکم کی تابع ہیں۔ پھر مکھیوں کا ایک گروہ جس کا کام صرف بچے جننا ہے۔ پھر ایک گروہ ہے جو صرف نگرانی اور حفاظت کی ڈیوٹی دیتی ہیں۔ ان تین گروہوں کی مثال خلیفہ۔ لجنہ اور انصار سے ملتی ہے۔ پھر ایک چوتھا گروہ ہے جو "ورکرز" کا گروہ ہے۔ اگر ایک مکھی شہد جمع کرتے مر جائے تو فوراً دوسری مکھی اس کی جگہ پر آ جاتی ہے۔ یہی مقام خدام کا ہے خدام کا کام یہی ہے کہ فوراً "ورکرز" کی جگہ لینے کے لئے تیار رہیں۔ اور اس رنگ سے دین کی خدمت کا کام ہمیشہ کے لئے جاری رہے گا جس کے نتیجہ میں اسلام کا غلبہ قریب سے قریب تر آتا رہے گا۔

اس تقریر کا ترجمہ مکرم میاں عبدالحی صاحب نے کیا۔ اس وقت ۲۹ مجالس میں سے ۲۲ مجالس کے ۲۰۰ نمائندگان شامل تھے۔ خطاب کے بعد محترم میاں صاحب نے کھیلوں کے مقابلہ میں اول دوم آنے والے خدام میں انعامات تقسیم کئے۔ دعا کے بعد مغرب وعشاء کی نماز ہوئی۔ خدام چار بجے سے محترم میاں صاحب کا انتظار کر رہے تھے۔ گو آمد کا وقت ۶ بجے تھا۔ جب چھ بجے میاں صاحب تشریف لائے تو خدام نے اپنے ڈسپلن کا قابل تعریف مظاہرہ کیا۔ ....

...... ان کے ڈسپلن سے لوگ بہت متاثر ہوئے۔ یہاں کی خدام الاحمدیہ بہت منظم ہے اور جماعت کے لئے ایک نمونہ ہے۔ مکرم صاحبزادہ صاحب کی آمد سے خدام میں خوشی اور زندگی کی ایک نئی لہر دوڑ گئی۔ آپ کا دورہ خدام انڈونیشیا کے مرکز کے ساتھ مزید براہ راست تعلقات بڑھانے اور ایمان کی زیادتی کا باعث ہوا +

ہالینڈ میں تبلیغ اسلام

مسجد ہالینڈ کے میناروں کی تکمیل

از مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ اسلام مقیم دی ہیگ ہالینڈ

ہالینڈ مشن کا قیام جولائی ۱۹۴۷ء میں عمل میں آیا جس پر اب سولہ سال کا عرصہ گزر رہا ہے اور یہ امر باعث مسرت ہے کہ اس مشن کا کام روز افزوں ترقی پذیر ہے ۱۹۵۰ء میں مسجد کے لئے ہیگ میں زمین خریدی گئی اور ۱۹۵۵ء میں بفضلہ تعالےٰ مسجد کی تعمیر کا کام مکمل ہوا فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

ہالینڈ مسجد کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ یہ مسجد خالصۃً جماعت کی خواتین کی قربانی کا ایک شاہکار ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں بہت بہت جزا دے۔ آمین۔

مسجد گو ہر لحاظ سے مکمل تھی اور ظاہری لحاظ سے یورپ کے ماحول کے عین مطابق تھی ماڈرن طرز کا ایک بلند مینار بھی تھا جس کے اوپر ہلال اسلامی اور ستارہ کانشان نصب تھا جو رات کو فلڈ لائٹ میں خاص طور پر چمک اٹھتا تھا۔ مگر پھر بھی مشرق کے دلدادہ ظاہری لحاظ سے اس میں کچھ اور بھی مشرق کی جھلک دیکھنا چاہتے تھے چنانچہ ہم نے تہیہ کیا کہ خدا تعالےٰ توفیق دے تو ہم اس کے اوپر سامنے کی طرف تصویری رنگ (Symbolical) کے مینار ضرور بنائیں۔ چنانچہ گزشتہ دفعہ محترم صاحبزادہ میرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر جب یورپ تشریف لائے تو ان کے ایماء اور ہدایت کے مطابق اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کی ابتداء کر دی گئی۔

اس جگہ اس امر کا تذکرہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ ہالینڈ کو آرٹ کی دنیا میں ایک خاص مقام حاصل ہے اور یہاں کے لوگ آرٹ سے بہت دلچسپی رکھتے ہیں۔

ریمبرانٹ (Remberanet) یہاں کا ایک مشہور پینٹر گزرا ہے جس نے ہالینڈ کو آرٹ کی دنیا میں صف اوّل میں لا کھڑا کیا ہے۔ یہاں کے لوگوں کا آرٹسٹک مزاج بعض حالات میں قابلِ تحسین بھی گردانا جا سکتا ہے مگر ہمارے میناروں کی تعمیر میں یہی آرٹ ایک خاصہ وقت روک بھی بنا رہا اور متعلقہ حکام جو اسلامی جذبات اور اسلامی آرٹ سے بالکل بے بہرہ تھے اس کی راہ میں حائل رہے۔ آخر کار ہم نے اس غرض کے لئے یہاں کی ایک مشہور بلڈنگ فرم کی خدمات حاصل کیں اور ان کے ذریعہ اس کے نقشہ وغیرہ کی منظوری اس سال کے ابتداء میں حاصل کی۔ اور یہ امر موجب مسرت ہے کہ یہ مینار اب وجود میں آ چکے ہیں جس سے فی الحقیقت مسجد کی ظاہری شکل میں ایک نمایاں تبدیلی نظر آنے لگی ہے جو ہر گزرنے والے کو خاص طور پر متاثر کرتی ہے۔

مسجد کے مینار گو اپنے حجم کے لحاظ سے اتنے بڑے نہیں مگر اپنی خاص نوعیت کے باعث ایک خاص شان کے حامل ہیں۔ ستون تو عام اینٹوں کے ہی ہیں مگر اوپر کا گول حصہ سارے کا سارا تانبے (copper) کا ہے جس کو سونے کے اوراق سے ڈھانپا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے ان میں خوب چمک پیدا ہو گئی ہے۔ خدا کے فضل سے ہماری مسجد ہیگ کے ایک نہایت عمدہ علاقہ میں ہے اور ایک وسیع اور معروف گزرگاہ کے کنارے پر ہے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے جہاں ظاہری لحاظ سے ہمیں اس مسجد کو مزید دلکش بنانے کی توفیق دی ہے وہاں باطنی لحاظ سے بھی ہمیں اس مسجد کو زیادہ سے زیادہ دلکش اور جاذبِ قلوب بنانے کی سعادت عطا فرما دے اور خدا کرے کہ ہم اس مسجد کو صحیح معنوں میں آباد کرنے والے ہوں اور یہ مسجد اس ملک میں صحیح اسلام پھیلانے کا حقیقی پیش خیمہ ثابت ہو۔ اور وہ دن قریب تر ہو کہ اس مسجد کا ہلال اسلامی اس آب و تاب سے چمکے کہ تمام چرچوں کی صلیب سے مزین چوٹیاں اس کے سامنے ماند نظر آئیں۔ اللّٰھم آمین۔

تقریب

ان میناروں کی تکمیل کے ضمن میں گزشتہ ہفتہ مورخہ ۲۷ جولائی کی شام کو مسجد میں ایک وسیع پارٹی (Reception) کا اہتمام کیا گیا جس میں احباب جماعت کے علاوہ ستر کے قریب دیگر خاص مدعوئین نے شرکت کی انڈونیشین ایمبیسی کے انچارج ڈاکٹر محمد شریف صاحب کے علاوہ ایمسٹرڈم کے پروفیسر براڈن اور ڈاکٹر ڈیسلیمہ اور ہیگ کے مشہور اہل علم اور مصنف مسٹر ہوبیک (Hojnak) اور بہت سے دیگر ممتاز احباب نے شرکت کی۔ مڈل ایسٹ براڈ کاسٹ کا نمائندہ بھی موجود تھا جس نے میرا انٹرویو ریکارڈ کیا۔ نیز یہاں کی سنٹرل نیوز ایجنسی کا نمائندہ بھی تھا جس نے الگ طور پر میرا انٹرویو لیا۔ نیز قبل ازیں بھی اس مسجد کے میناروں کی خبر فوٹو کے ساتھ ہیگ اور ایمسٹرڈم کے متعدد اخبارات میں شائع ہو چکی ہے جس سے مسجد کی شہرت میں خاصہ اضافہ ہوا ہے۔ مزید برآں گزشتہ دنوں ڈچ ریڈیو پر سپرنٹنڈنٹ کا ایک خاص پروگرام براڈ کاسٹ ہوا جس کا عنوان تھا "ہالینڈ میں اسلام" اس پروگرام میں خاکسار کا ایک انٹرویو براڈ کاسٹ کیا گیا۔ نیز اس کے علاوہ جماعت کے ایک اور دوست نے بھی اس پروگرام میں حصہ لیا اس براڈ کاسٹ کی وجہ سے ایک دفعہ پھر ملک بھر میں ایک نئی حرکت سی پیدا ہو گئی۔

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری حقیر مساعی کو اپنے فضل سے قبول فرما وے اور اس کے بہتر نتائج سے ہمیں بہرہ ور کرے۔ آمین۔

قسط نمبر ۲

سوالات کے جوابات

محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری

ایک شیعہ عالم نے احمدیت کی تحقیقات کے سلسلہ میں گیارہ سوالات جوابات کے لئے بھجوائے ہیں جنہیں افادۂ عام کے لئے الفضل میں شائع کیا جا رہا ہے ؛

سوال نمبر ۲ - کیا حیات مسیح کا عقیدہ شرک ہے ؟

الجواب - حیات مسیح کا عقیدہ شرک جلی نہیں۔ اسے منجر الی الشرک ہونے کی وجہ سے شرک قرار دیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ بہت سے مسلمانوں کو اسی عقیدہ نے آخر عیسائی بنا دیا ہے اور وہ مسیح کی خدائی کے قائل ہو گئے ہیں چونکہ یہ عقیدہ عیسائیت کا ممد ہے اور عیسائی اسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بوجہ فضیلت کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں اور پھر اس کی مدد سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ابن اللہ حقیقی بلکہ خدا کا ایک اقنوم ثالث بنانا چاہتے ہیں اور مسلمان اس غلط عقیدہ کی رو سے ان کے چنگل میں آجاتے ہیں۔ اس لئے یہ عقیدہ منجر الی الشرک ہونے کی وجہ سے بطور مجاز مرسل شرک قرار دیا جاتا ہے۔ یہ واضح رہے کہ جو علمائے اسلام رسمی طور پر اس عقیدہ کے قائل رہے ہیں۔ وہ معذور ہیں کیونکہ ان پر الہامی طور پر اصل حقیقت منکشف نہیں ہوئی تھی۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کو تو خدا نے الہامی طور پر اطلاع دی ہے کہ مسیح ابن مریم فوت ہو گیا ہے۔ اس لئے خدا تعالےٰ کی طرف سے وضاحت ہو جانے کے بعد اب اس منجر الی الشرک عقیدہ پر زور دینا معصیت ہے

سوال نمبر ۳ - کیا کوئی نبی قبل از دعوےٰ نبوت کافر جھوٹا۔ دغاباز یا مشرک ہو سکتا ہے؟

الجواب ہرگز نہیں ہم انبیاء کو معصوم مانتے ہیں۔ البتہ یہ امر قابل تعجب ہے کہ آپ لوگوں کی تفسیر قمی میں زیر آیت دعوا اللہ ربھما لئن اتیتنا صالحاً لنکونن من الشاکرین فلما اتٰھما صالحا جعلا لہ شرکاء فیما اتاھما (اعراف ع ۲۳)

آدم اور حوا سے شرک کا ارتکاب مانا گیا ہے۔

سوال نمبر ۴ - یہ عقیدہ کہ انبیاء سے اجتہادی غلطیاں ہو سکتی ہیں دلائل سے ثابت کریں نیز کتب شیعہ معتبرہ اور قرآن مجید کے حوالے دیں ؛

الجواب - اگر انبیاء سے اجتہادی غلطی قرآن مجید سے ثابت ہو جائے۔ تو پھر اور کسی معتبر کتاب سے حوالہ دینے کی ضرورت نہیں رہتی - قرآن کریم میں حضرت نوح علیہ السلام سے اجتہادی غلطی کا ارتکاب خود قرآن مجید میں مذکور ہے۔ خدا تعالےٰ نے ان سے وعدہ کیا تھا۔ کہ میں تیرے اہل کو طوفان سے بچاؤں گا۔ نوح علیہ السلام نے خدا تعالےٰ کو اس کا یہ وعدہ اپنے ڈوبنے والے بیٹے کے متعلق ان الفاظ میں یاد دلایا۔

رب ان ابنی من اھلی وان وعدک الحق

یعنی اے میرے رب بے شک میرا بیٹا میرے اہل میں سے ہے اور بے شک تیرا وعدہ سچا ہے۔ اس پر اللہ تعالےٰ نے انہیں جواب دیا۔

انہ لیس من اھلک انہ عمل غیر صالح فلا تسئلن ما لیس بہ علم انی اعظک ان تکون من الجاھلین

(سورۂ ہود ع ۴)

محترم مولانا آپ اس آیت پر غور فرمائیں نوح علیہ السلام اپنے اس بیٹے کو اپنے اہل میں سے قرار دیتے ہیں - اور وعدہ الٰہی کے ماتحت اسے غرق ہونے سے بچنے کا مستحق سمجھتے ہیں مگر وہ اس بات کے سمجھنے میں غلطی کھا رہے تھے کہ وہ ان کے اہل سے ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کی مراد اہل سے وہ لوگ تھے جو اعمال صالحہ رکھنے والے تھے نہ کہ صرف خونی رشتہ رکھنے والے۔ اگر یہ سوال غلط نہ تھا تو خدا تعالےٰ نے نوح علیہ السلام کی تردید کیوں کی اور کیوں فرمایا

انہ لیس من اھلک

صاف ظاہر ہے کہ خدا تعالےٰ ڈوبنے والے بیٹے کو اپنے اہل میں سے قرار دینے کو نوح علیہ السلام کی غلطی سمجھتا ہے پس یہ اجتہادی غلطی نہیں تو اور کیا ہے۔ اس واقعہ سے ثابت ہے کہ انبیاء کی اجتہادی غلطی انبیاء کی نبوت میں قادح نہیں ہو سکتی۔

شیعہ علماء حضرت آدم علیہ السلام سے ترک اولےٰ کے ارتکاب کے قائل ہیں۔ جس کا یہی مطلب ہو سکتا ہے۔ کہ آدم علیہ السلام نے دو اچھی اور جائز باتوں میں سے اولےٰ کو ترک کر دیا۔ یہ تو درست ہے کہ آدم علیہ السلام سے گناہ کا ارتکاب نہیں ہوا۔ مگر یہ ہرگز درست نہیں کہ دونوں باتیں جائز تھیں۔ اگر دونوں باتیں جائز ہوتیں تو خدا تعالےٰ یہ نہ فرماتا۔

عصیٰ اٰدم ربہ فغویٰ

اس عصیان کو دوسری آیت

فنسی فلم نجد لہ عزما

میں نسیان بیان کیا گیا ہے۔ پس عصیان اور نسیان دونوں لفظوں کو مدنظر رکھیں تو آدم کا فعل ترک اولےٰ تو نہیں بنتا البتہ اجتہادی غلطی کا ارتکاب ہی قرار دیا جا سکتا ہے۔ نہ کچھ اور وہ عصیان حقیقی یعنی ارادی کے مرتکب نہیں قرار پا سکتے۔

سوال نمبر ۵ - مرزا غلام احمد صاحب نے دعوےٰ نبوت کب کیا؟

الجواب - حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے مسیح موعود کا دعوےٰ ۱۸۹۰ء کے آخر میں کیا ہے۔ چونکہ مسیح موعود سے نبوت منفک نہیں۔ لہٰذا اسی وقت سے آپ امتی نبوت کے مدعی ہیں۔

سوال نمبر ۶ - اگر مدعی نبوت ۲۳ سال تک دعوےٰ نبوت کرتا رہے اور نہ مرے اور نہ قتل ہو تو کیا وہ سچا نبی ہو گا۔

الجواب - اگر کوئی مدعی اپنے ایسے دعوے میں مفتری ہے۔ تو وہ ضرور حسب آیت

لو تقول علینا بعض الاقاویل۔ لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین (الحاقہ)

ہلاک ہو گا۔ مفتری کی قید اس لئے ضروری ہے کہ قرآن مجید میں تقول کا لفظ آیا ہے جو تصنع اور تکلف پر دلالت کر رہا ہے۔ لہٰذا مدعی مجنون اس تحدید سے باہر ہے۔

سوال نمبر ۷ - کیا مرزا صاحب پر وحی نبوت نازل ہوتی تھی؟

الجواب - اگر وحی نبوت سے مراد شریعت جدیدہ کی حامل وحی ہو۔ تو ایسی وحی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ہرگز نازل نہیں ہو سکتی۔ نبوت غیر تشریعیہ کی وحی مبشرات پر مشتمل ہوتی ہے۔ اس کا نزول سورہ حم سجدہ کی آیت تتنزل علیھم الملائکۃ سے ثابت ہے۔ اگر وحی نبوت سے مراد ایسی وحی لی جائے۔ جس میں مدعی کو نبی قرار دیا گیا ہو۔ تو ایسی وحی حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ پر ضرور نازل ہوئی ہے۔

سوال نمبر ۸ - طاعون سے کس کو بچانے کا وعدہ تھا۔

الجواب - اس بارہ میں خدا تعالےٰ کے الہامی الفاظ یہ ہیں

انی احافظ کل من فی الدار

یعنی خدا تعالےٰ نے فرمایا کہ جو لوگ آپ کی گھر کی چار دیواری میں ہیں میں ان کی یقیناً حفاظت کروں گا۔ یعنی ان میں سے کوئی طاعون سے ہلاک نہیں ہو گا۔ چنانچہ یہ الہام بڑی شان کے ساتھ وقوع میں آیا۔ اور جب پنجاب میں طاعون نے شدید حملہ کر رکھا تھا۔ اور خود قادیان میں بھی ایک حد تک طاعون پڑی۔ آپ کے گھر کی چار دیواری میں جو اسی کے قریب نفوس رہتے تھے۔ ان میں سے ایک شخص بھی طاعون سے ہلاک نہ ہوا۔ یہ امر نوح علیہ السلام کی کشتی سے بڑھ کر نشان ہے۔ کیونکہ کشتی تو طوفان سے بچانے کا ذریعہ ہی ہوتی ہے۔ اور طاعون کے ایام میں گھر زیادہ تر طاعون کے حملہ کا شکار ہوتے ہیں ؛

(باقی)

محترم ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب کی وفات

انا للہ وانا الیہ راجعون

نہایت ہی افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب پنشنر محلہ دارالرحمت غربی جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے، کل ۶۳-۸-۱۴ پانچ بجے شام اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون نماز جنازہ آج عصر کے وقت مسجد مبارک میں ہو گی۔ احباب جماعت ان کی مغفرت اور بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرما دیں۔

درخواست دعا

مکرم مبارک احمد صاحب ساقی مبلغ لائبیریا اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی ٹانگوں پر ابلتا ہوا تیل گر گیا۔ جس کی وجہ سے بائیں ٹانگ کا گھٹنا اور پاؤں بہت جل گئے ہیں اور چلنا پھرنا مشکل ہو گیا ہے۔ احباب جماعت اپنے مجاہد بھائی کی شفایابی کے لئے دعا فرما دیں ؛

(نائب وکیل التبشیر ربوہ)

کوٹلی آزاد کشمیر میں

مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب کی اہم تقاریر

مورخہ ۲۸/۲۳ کو یہاں شیعہ حضرات کی دعوت پر جماعت احمدیہ کے ممتاز عالم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری ایڈیٹر الفرقان ربوہ نے بھی سید الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دردناک شہادت پر ایک ولولہ انگیز تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے اپیل کی کہ مسلمانوں کو سید الشہداء رض کے پاک نمونہ پر عمل کرتے ہوئے صبر و استقامت صوم و صلوٰۃ اور حق گوئی اپنا شعار رہنا چاہیئے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ جلسہ کے انتظامات کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کوٹلی آزاد کشمیر نے خاص تعاون کیا جس کا شیعہ حضرات نے شکریہ ادا کیا۔

مورخہ ۶۳ ۲ کو قائد مجلس خدام الاحمدیہ کوٹلی آزاد کشمیر کی درخواست پر جناب مولانا مولوی ابوالعطاء صاحب نے خدام کو بعد نماز جمعۃ المبارک خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنی زرین نصائح میں اسباب پر زور دیا کہ خدام اپنے اندر خدا تعالیٰ سے حقیقی محبت پیدا کریں۔ اپنے اخلاق اور کردار بہتر بنائیں تاکہ آئندہ چل کر حقیقی معنوں میں انصار دین بن سکیں۔

(عبدالقیوم کھوکھر جنرل سٹور کوٹلی آزاد کشمیر)

انصار اللہ اپنی زندگی کے قیمتی لمحات کی قدر کریں

انسان کی محدود زندگی کا اگر انسانی پیدائش کے عظیم مقصد کے ساتھ موازنہ کیا جائے تو عقل ماننے نہیں دیتی کہ ظاہری ادیوں کے ساتھ یہ مہم کیونکر سر ہوگی۔ سوائے اس کے کہ انسان اپنی جملہ خداداد قوتوں اور صلاحیتوں کو بروئے کار لائے اور ان کو بارآور کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کی استقامت اور مدد کے لئے بڑے ہی درد اور تڑپ کے ساتھ دن رات پکار کرتا رہے۔ اور اپنی زندگی کا ایک بھی لمحہ ضائع نہ جانے دے۔ خصوصاً انصار اللہ کا ہر رکن جبکہ وہ اپنی کارآمد زندگی کا ایک بڑا حصہ گزار چکا ہے۔ وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم۔

(نائب قائد ایثار)

درخواست ہائے دعا

۱- میرا چھوٹا بچہ C.I.D.H میں سخت بیمار ہے۔ جملہ احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔ (محمد شفیع)

۲- ایک حادثہ میں ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ جانے کی وجہ سے میں عرصہ پانچ ماہ سے چارپائی پر پڑا ہوں۔ مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سلیم احمد عباسی۔ گوجرانوالہ)

۳- میں بہت عرصہ سے بیمار ہوں۔ احمدی بہنوں اور بھائیوں کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(منظور احمد سیکرٹری وقف جدید بہاولپور)

۴- خاکسار کی والدہ کچھ عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

(عطاء اللہ کراچی ملک)

۵- بھیرہ میں مکرم حافظ محمد امین صاحب کا لڑکا عزیز ممتاز احمد بیمار ہے۔ بخار کے علاوہ بعض اور عوارض بھی ہیں۔ اعزہ سخت پریشان ہیں۔ بزرگان جماعت سے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔ (دہقان محمود)

۶- میری اہلیہ عرصہ دو ماہ سے برائے ریڈی ایشن ریڈیم تھراپی وارڈ میو ہسپتال لاہور میں داخل ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ کے لئے دعا فرمادیں۔

(مرزا سیف علی بیگ احمدی سول لائن گجرات)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینجر الفضل سے خط و کتابت کی جائے۔

وصولی چندہ وقف جدید سال ۱۹۶۳ء

مندرجہ ذیل مخلصین کی طرف سے سال رواں کا چندہ وصول ہو چکا ہے۔ جس کی تفصیل درج ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب بہن بھائیوں کو اجر عظیم عطا فرمادے۔ آمین۔

(ناظم مال وقف جدید)

نام	رقم
مکرم ڈاکٹر محمد سعید صاحب پنڈدادنخاں جہلم	۷-۰۰
چوہدری افتخار احمد صاحب	۷-۰۰
مکرم ابو احمد الدین صاحب معہ اہل وعیال کھیوڑہ	۳۱-۰۰
بقیہ احباب بلا تفصیل	۳۱-۰۰
ملک عزیز احمد صاحب خان پور	۶-۱۲
حوالدار عبدالرشید صاحب بھلن	۶-۰۰
میجر محمد سعید صاحب چکوال	۱۳-۰۰
سید باغ علی شاہ صاحب گجرات	۶-۵۰
محمد رمضان صاحب پوسٹل پنشنر	۶-۳۱
چوہدری محمد اسلم صاحب	۶-۷۵
ڈاکٹر اعظم علی خاں صاحب	۶-۵۰
میاں سعید احمد صاحب بٹ	۶-۳۷
میرزا خدا بخش صاحب	۶-۱۹
چوہدری خلیل احمد صاحب	۱۲-۰۰
کیپٹن اعجاز ربانی صاحب	۱۹-۰۰
چوہدری عنایت اللہ صاحب	۱۲-۰۰
شیخ عنایت اللہ صاحب	۶-۵۰
میاں محمد امین صاحب	۷-۰۰
مولوی عبدالمالک صاحب نقیب	۶-۳۱
دوجہ علی محمد صاحب	۸-۰۰
میاں لال دین صاحب	۱۱-۵۰
چوہدری برکت علی صاحب	۷-۰۰
سید شریف احمد صاحب	۶-۳۷
میرزا مجیب احمد و مرزا نسیم احمد صاحبان	۶-۰۰
سید رشید احمد صاحب	۶-۲۵
غلام سرور رضا صاحب	۱۱-۰۰
محترمہ اہلیہ صاحبہ خواجہ محمد اقبال صاحب	۶-۰۰
محمد یونس صاحب بلال	۱۰-۰۰
میاں محمد ابراہیم صاحب	۱۰-۵۰
استانی برکت بی بی صاحبہ	۶-۳۷
چوہدری محمد صادق صاحب	۱۴-۰۰
محمد جمیل صاحب بلال	۱۲-۱۲
چوہدری سردار خاں صاحب مرد ڈبان	۶-۳۷
منشی محمد ابراہیم صاحب عزیب پورہ	۶-۰۰
محترمہ ماجرہ بی بی صاحبہ اہلیہ میاں روشن دین صاحب	۶-۲۵
شیخ منور حسین صاحب امیر جماعت منڈی بہاء الدین	۱۵-۰۰
چوہدری نذیر احمد صاحب	۱۳-۲۵
مرزا عزیز احمد صاحب	۷-۲۵
مرزا منیر احمد صاحب	۷-۲۵
مولوی سراج الدین صاحب	۱۲-۰۰
شیخ سعادت احمد صاحب	۶-۲۵
مستری غلام رسول صاحب	۸-۰۰
ڈاکٹر بشیر احمد صاحب	۱۰-۰۰
عنایت محمد صاحب	۱۹-۵۱
مکرم عزیز حسین صاحب ہیڈ ماسٹر پھالیہ	۱۲-۰۰
عبدالقدیر صاحب شادی وال خورد	۶-۰۰
اہلیہ صاحبہ "	۶-۲۵
نثار احمد، طاہر سلیم احمد پسران عبدالحکیم صاحب	۶-۰۰
بی بی صاحبہ بیوہ حاکم علی مرحوم	۶-۰۰
مولوی عمر دین صاحب	۶-۰۰
منشی احمد دین صاحب کنجاہ	۷-۳۷
چوہدری فضل احمد صاحب	۷-۶۲
" نذیر احمد صاحب	۷-۶۲
میرزا احمد الدین صاحب	۷-۵۰
چوہدری احمد الدین صاحب	۷-۵۰
چوہدری علی محمد صاحب پریذیڈنٹ گولیکی	۶-۰۰
چوہدری اللہ دتہ صاحب معہ اہل وعیال گولیکی	۶-۰۰
پیر فیض عالم صاحب	۶-۱۲
چوہدری فیض عالم صاحب دہاروواله	۱۰-۰۰
پیر شیر عالم صاحب معہ اہل وعیال	۶-۰۰
چوہدری احمد الدین صاحب ولد مکھن	۶-۰۰
خوشی محمد صاحب ولد فضل دین	۶-۱۲
چوہدری فضل احمد صاحب ماسٹر	۱۳-۶
چوہدری محمد اکرم صاحب	۱۳-
چوہدری محمد خاں صاحب معہ اہل وعیال	۶-۱۲
چوہدری سردار خاں صاحب	۱۲-۵۰
پیر حمید عالم صاحب سجاد	۶-۱۲
محمد الدین ولد بشارت احمد صاحب	۶--
محمد شفیع صاحب سعد اللہ پور	۶-۳۷
اسد اللہ خاں صاحب	۶-۰۰
مولوی محمد سعید صاحب مونگ	۶--
فاطمہ صاحبہ اہلیہ جلال الدین صاحب	۶-۰۰
رسول بی بی صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب	۶-۰۰
روشن خان صاحب گھگ	۱۲-۰۰
بلا تفصیل	۸-۰۰
چوہدری محمد شریف صاحب دیونا ماجرا	۶-۰۶
میاں محمد خاں صاحب	۶-۰۶
سید مصدق احمد صاحب	۱۷-۰۰

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے دس روپیہ یا اس سے زائد حصہ لیا ہے ان کے اسمائے گرامی معہ ان کی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نمبر	نام	رقم
۳۸۱	محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عبدالمجید خاں صاحب کنجروڑ ضلع سیالکوٹ	۱۵۰-۰۰
۳۸۲	احباب جماعت احمدیہ قائد آباد ضلع سرگودہا بذریعہ مکرم نور محمد صاحب	۱۲-۰۰
۳۸۳	مکرم مرزا عبدالمجید صاحب احمد نگر ضلع جھنگ	۱۰۰-۰۰
۳۸۴	مکرم کیپٹن صاحب الدین صاحب سیالکوٹ	۵۰-۰۰
۳۸۵	احباب جماعت احمدیہ آئمہ کرم پورہ ضلع شیخوپورہ بذریعہ مکرم بیدلال شاد صاحب	۲۱-۵۰
۳۸۶	مکرم عبدالرشید صاحب مبشر دسالپور	۲۰-۰۰
۳۸۷	احباب جماعت احمدیہ چاٹگام مشرقی پاکستان بذریعہ اے اے خان صاحب	۱۲۵-۰۰
۳۸۸	محترمہ بیگم صاحبہ میجر زین العابدین صاحب سیالکوٹ چھاؤنی	۱۰-۰۰
۳۸۹	احباب جماعت احمدیہ پشاور بذریعہ مکرم مولا بخش صاحب	۳۲-۶۷
۳۹۰	" حلقہ سلطانپورہ لاہور بذریعہ مکرم محمد شریف صاحب	۴۲-۵۰
۳۹۱	مکرم صلاح الدین صاحب بٹ سلطان پورہ لاہور	۲۵-۰۰
۳۹۲	" ملک محمود احمد صاحب " "	۲۰-۰۰
۳۹۳	" صوفی خدا بخش صاحب انسپکٹر وقف جدید ربوہ	۱۲-۰۰
۳۹۴	" سید بشارت احمد صاحب ایلیفنٹ روڈ ڈھاکہ	۳۰-۰۰
۳۹۵	" قاضی مسعود احمد صاحب ابن حضرت قاضی محمد یوسف صاحب قاضی خیل	۱۰-۰۰
۳۹۶	لجنہ اماء اللہ کوئٹہ بذریعہ محترمہ امۃ الرشید صاحبہ	۱۴۰-۰۰
۳۹۷	محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ منٹگمری شہر	۱۰-۰۰
۳۹۸	احباب جماعت احمدیہ کراچی بذریعہ مکرم عبدالرحمان صاحب	۱۵۶-۵۳
۳۹۹	محترمہ حبیبہ قدسیہ صاحبہ قریشی کراچی	۱۰۰-۰۰
۴۰۰	مکرم رشید احمد صاحب "	۶۰-۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید)

اعلان ولادت

خاکسار کو آج اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلی لڑکی عطا فرمائی ہے۔ جو مرزا احمد الدین صاحب آف فانیوال کی پوتی اور بابو عبدالغفار صاحب آف حیدرآباد کی نواسی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے اور خادمہ دین بنائے۔

الطاف احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ
پیراں غائب

درخواست دعا

میری والدہ محترمہ کنڈیارو ضلع نوابشاہ میں عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں کافی علاج کے باوجود فرق نہیں پڑا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جلد صحت کامل و عاجل عطا کرے

رشیدہ فاروقہ اہلیہ عبداللہ خاں افغان سٹور غلہ منڈی راولپنڈی

نوٹ:- محترمہ رشیدہ فاروقہ صاحبہ نے کسی مستحق کے نام ایک پرچہ جاری کروایا ہے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

ضرورت

مندرجہ ذیل کارکنان کی فوری ضرورت ہے۔ محنتی اور صحت مند نوجوان درخواست بھجوائیں یا بالمشافہ ملاقات کریں۔

(۱) ایک آفس کلرک کم از کم میٹرک ایف۔اے یا اس سے زائد تعلیم رکھنے والے نوجوان کی جسے دفتری کام کا تجربہ ہو اور ٹائپ جانتا ہو ضرورت ہے تنخواہ لیاقت اور تجربہ کے مطابق ۲۰۰ روپیہ ماہوار تک دی جاسکتی ہے۔

(۲) ایک کوالیفائیڈ یا تجربہ کار کمپونڈر کی ضرورت ہے۔ محنتی اور لائق نوجوان کو ابتدائی تنخواہ ۱۵۰ روپے ماہوار دی جائے گی۔ بہت زیادہ تجربہ کار کارکن کو اس سے زائد تنخواہ بھی دی جاسکتی ہے۔

(۳) ایک میٹرک پاس نوجوان کی جو گزشتہ تجربہ نہ رکھتا ہو مگر کام سیکھنا چاہتا ہو۔ لیکن کام سیکھ کر دکان میں کام کرنا لازمی ہوگا کی بھی ضرورت ہے۔ تنخواہ دوران ٹریننگ جو چھ ماہ ہوگی مبلغ ۱۰۰ روپے ہوگی۔

درخواستوں کے ساتھ اپنے تازہ فوٹو بھجوانے ضروری ہیں نیز سرٹیفکیٹ اگر ہوں تو ان کی نقول بھی بھجوائیں۔

شفا میڈیکو سوداگران انگریزی ادویات ۹۹ نسبت روڈ لاہور

ہائی برڈ مکئی کی کاشت

ہائی برڈ مکئی کی پیداوار عام مکئی سے چالیس سے ساٹھ فی صد زیادہ ہوتی ہے۔ مگر یہ زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ زمین اچھی طرح تیار کی جائے۔ کیمیادی کھاد مناسب مقدار میں ڈالی جائے۔ بیج پوری مقدار میں ڈالا جائے اور چھٹے کے ناقص طریقہ سے کاشت نہ کی جائے۔ کیونکہ چھٹے سے بیج میں مناسب گہرائی تک نہیں پہنچ سکتا۔ ہائی برڈ مکئی کے لئے عام مکئی کی نسبت کاشت کے وقت زیادہ نمی کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے اچھے وتر میں دو دفعہ ہل چلا کر ہر دفعہ سہاگا کیا جائے۔ اس کے بعد قطاروں میں کاشت کی جائے۔ قطاروں کا درمیانی فاصلہ دو اڑھائی فٹ ہو۔ اس طرح ترپھال کے ذریعہ بڑی آسانی سے گوڈی ہو سکے گی۔ بونے کے لئے کپاس والی ڈرل استعمال ہو سکتی ہے۔ کم از کم ۱۲ سیر بیج فی ایکڑ ڈالنا چاہیئے۔ اس سے پچیس تیس ہزار پودے میسر ہوں گے۔ نہری علاقے میں اتنے پودے پوری پیداوار حاصل کرنے کے لئے ضروری سمجھے جاتے ہیں۔

(ناظر زراعت)

عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ کا تربیتی اجتماع

۲۹، ۳۰، ۳۱ اگست ۱۹۶۳ء

عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ کا تربیتی اجتماع مسجد احمدیہ کبوتراں والی سیالکوٹ شہر میں ۲۹ تا ۳۱ اگست ۱۹۶۳ء کے ایام میں منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ کے جملہ امراء صاحبان پریذیڈنٹ صاحبان و سیکرٹری صاحبان مال کا شامل ہونا ضروری ہے۔ اس اجتماع کا پروگرام انشاء اللہ تعالیٰ ۲۹ اگست بروز جمعرات ۳ بجے بعد دوپہر شروع ہوگا اور ۳۱ اگست بروز ہفتہ ۱۲ بجے دوپہر کو اختتام پذیر ہوگا۔

مرکز سے علماء کرام بھی انشاء اللہ تعالیٰ شامل ہوں گے۔ لہٰذا ملتمس ہوں کہ مذکورہ عہدہ دار حضرات اس میں بالالتزام شمولیت فرماویں۔ قیام وطعام کا انتظام بذمہ جماعت ہوگا اور اجتماع کا پروگرام انشاء اللہ تعالیٰ جلدی شائع کروا کر جماعت ہائے ضلع میں پہنچا دیا جائے گا۔

(امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ)

ربوہ میں یوم آزادی کی تقریبات اہتمام کے ساتھ منائی گئیں

مساجد میں اجتماعی دعائیں۔ کھیلوں کے مقابلے۔ تقاریر اور چراغاں

ربوہ ۱۵- اگست۔ کل ٹاؤن کمیٹی ربوہ اور مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر انتظام اہالیان ربوہ نے اہتمام کے ساتھ یوم پاکستان کی مبارک تقریب منائی۔

صبح مختلف عمارتوں پر پاکستانی پرچم لہرایا گیا تمام مساجد میں پاکستان کے استحکام اور ترقی کے لئے اجتماعی دعائیں کی گئیں جس کے بعد بچے جلوس کی صورت میں جمع ہوئے۔ قومی ترانہ پڑھنے کے بعد ساڑھے دس بجے تک ان کی کھیلیں ہوئیں جن میں دوڑیں۔ کبڈی۔ فٹ بال۔ لانگ جمپ۔ رک دوڑ۔ اور رسہ کشی کے مقابلے شامل تھے نوجوانوں کی کھیلیں بھی خاصی دلچسپ رہیں۔ صبح والی بال۔ لانگ جمپ اور رنگ کے مقابلے ہوئے شام کو کبڈی کا میچ ہوا جس میں صدر بلاک کی ٹیم کامیاب رہی۔ نماز مغرب کے بعد "پاکستان ہمارا ملک ہے" اور "پاکستانی شہری کی ذمہ داری" کے موضوع پر تقریری مقابلے ہوئے سیکرٹری صاحب ٹاؤن کمیٹی نے انعامات تقسیم کئے اور بچوں میں مٹھائی بانٹی۔ ایک دعوت عصرانہ کا بھی اہتمام کیا گیا جس میں لوکل انجمن احمدیہ کے صدر عمومی بھی شامل ہوئے۔ رات کو چراغاں کیا گیا اور چراغاں میں اول آنے والی دوکان کو ٹاؤن کمیٹی کی طرف سے انعام دیا گیا۔ تقریری مقابلے میں حبیب الرحمن صاحب ابن پروفیسر عطاء الرحمن صاحب اول رہے۔

آج بھی بجلی کی رو بند رہی

جیسا کہ پہلے بھی کئی بار لکھا جا چکا ہے ربوہ میں بجلی کی رو کثرت کے ساتھ بار بار بند ہوتی رہتی ہے جو سخت تکلیف کا باعث بنتی ہے چنانچہ آج بھی صبح آٹھ بجے کے قریب رو بند ہوگئی اور کافی دیر تک بند رہی۔

ہم محکمہ بجلی سے پھر گزارش کرتے ہیں کہ وہ اس شکایت کا ازالہ کرنے کے لئے فوری کارروائی کرے۔

چندہ وقف جدید اور عہدیداران جماعت کو یاد دہانی

مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے وعدوں کا ابھی تک انتظار ہے ان جماعتوں کو مزید ایک ماہ کی مہلت دی جاتی ہے اب بار بار یاد دہانی کا وقت نہیں رہا۔ امراء کرام و دیگر عہدیداران جماعت کو یاد دہانی کرائی جاتی ہے کہ وعدہ جات کے ساتھ ہی وصولی کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

ضلع	جماعتیں	ضلع	جماعتیں
ضلع منٹگمری	۱۵ جماعتیں	ضلع میانوالی	۴ جماعتیں
" شیخوپورہ	۲۰ "	سبی بلوچستان	
" سرگودھا	۲۵ "	ڈیرہ اسماعیل خان	
" گوجرانوالہ	۲۹ "	لنڈی کوتل	
" ملتان	۱۶ "	بنوں۔	
سابق صوبہ سرحد	۳۹ "	کوہاٹ۔ ٹل۔ پارہ چنار	

(ناظم مال وقف جدید)

اعلان نکاح

مورخہ یکم اگست بروز جمعرات بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کا تین ہزار روپے حق مہر پر مکرمہ منصورہ بیگم صاحبہ بنت محترم سیٹھ خیر الدین صاحب مرحوم آف لکھنؤ کے ساتھ نکاح کا اعلان فرمایا۔

خطبہ نکاح میں آپ نے فرمایا کہ مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی ایک واقف زندگی ہیں اور حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کو اللہ تعالیٰ نے نیکی تقویٰ قبولیت دعا اور دینی خدمات میں ایک خاص امتیازی مقام بخشا ہے اور یہ ان کے فرزند کے نکاح کا اعلان ہے۔

دوسری طرف محترم سیٹھ خیر الدین صاحب مرحوم کا خاندان ہے اور سیٹھ صاحب مہمان نوازی کی صفت میں بہت نمایاں تھے میں تعلیم کے سلسلہ میں کچھ عرصہ لکھنؤ میں مقیم رہا۔ محترم سیٹھ صاحب نے میرے ساتھ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا پوتا ہونے کی وجہ سے ایسا سلوک کیا کہ میں نے وہاں اپنے گھر کی طرح آرام پایا۔ اس رشتہ کے دینے میں بھی سیٹھ صاحب کے خاندان نے ایک گونہ قربانی کا مظاہرہ کیا ہے اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

اعلان نکاح کے بعد آپ نے لمبی دعا فرمائی۔ جملہ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ بھی دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر طرح خیر و برکت کا موجب بنائے آمین۔ یا ارحم الراحمین۔

(امیر جماعت احمدیہ قادیان)
۶/۸/۶۳

ضروری اعلان

احباب اپنے بیمار و غریب بھائیوں کا خیال رکھیں

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

احباب کو علم ہے کہ فضل عمر ہسپتال میں مستحق اور نادار مریضان کے لئے ایک علیحدہ فنڈ کچھ عرصہ سے قائم ہے اور اس فنڈ سے بہت سے مستحق مریض مفت علاج کروا رہے ہیں مگر اب صورت یہ پیدا ہو گئی ہے کہ اس فنڈ میں رقم کم ہے اور ماہ جولائی میں جو خرچ نادار مریضان کی ادویہ پر ہوا ہے۔ وہ قرض لے کر کیا گیا ہے۔ لہذا خاکسار تکلیف کے احساس کے ساتھ بذریعہ الفضل ایسے مریضوں کو جو اس فنڈ سے مفت علاج کا استفادہ حاصل کر رہے تھے یہ اطلاع دیتا ہے کہ آئندہ سے ہسپتال اس فنڈ سے کوئی امداد نہیں دے سکے گا۔

نیز خاکسار جماعت کے جملہ احباب کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ وہ اپنے غریب و نادار بیمار بھائیوں کا خیال رکھیں اور صدقات کی رقوم زیادہ سے زیادہ اس فنڈ میں بھجوائیں تا جو صدقہ جاریہ شروع تھا وہ ہماری سستی کی وجہ سے بند نہ ہو جائے۔

(خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد)

راولپنڈی ڈویژن کا چھٹا سالانہ اجتماع

حسب دستور سابق امسال مجالس خدام الاحمدیہ راولپنڈی ڈویژن کا چھٹا سالانہ اجتماع بتاریخ ۶-۷-۸ ستمبر ۱۹۶۳ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار بمقام جہلم شہر منعقد ہو رہا ہے محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے علاوہ دیگر متعدد علماء کی تشریف آوری کی بھی توقع ہے۔ جو مختلف دینی اور روحانی امور پر اپنے قیمتی خیالات کا اظہار فرمائیں گے۔ خدام و اطفال میں مسابقت کی روح پیدا کرنے کے لئے دینی علمی اور ورزشی مقابلہ جات بھی ہوں گے۔ اس لئے تمام خدام و اطفال راولپنڈی ڈویژن سے گزارش ہے کہ وہ کثرت سے شریک اجتماع ہو کر روحانی برکات سے فائدہ حاصل کریں۔ باہر کی مجالس سے بھی درخواست ہے کہ وہ اپنے نمائندے بھجوا کر اجتماع سے استفادہ کریں۔

قیام و طعام کا انتظام مجلس علاقائی راولپنڈی ڈویژن کے ذمہ ہوگا۔ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں

(قائد علاقائی مجالس خدام الاحمدیہ راولپنڈی ڈویژن)

ولادت

میرے بڑے بھائی شیخ ناصر احمد صاحب ظفر اپریزر کسٹم ہاؤس کراچی کو خدا تعالیٰ نے بتاریخ ۱۲ اگست ۱۹۶۳ء دو لڑکیوں کے بعد پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کپور تھلوی کا پڑپوتا اور شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت ضلع لائلپور کا پوتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ تعالیٰ نومولود کو باعمر اور خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

(طاہر احمد اختر لائلپور)

مجالس ہائے انصار اللہ میں نمایاں بیداری

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کے نتیجہ میں اس سال مجالس میں مالی لحاظ سے نمایاں بیداری کے آثار ہیں۔ مگر ابھی تک ایک حصہ ایسا ہے جو پوری طرح ساتھ نہیں دے رہا۔ اگر ایسی مجالس کے عہدیدار اراکین بھی توجہ فرمائیں تو یقینی طور پر یہ سال مالی لحاظ سے غیر معمولی کامیاب سال ثابت ہو کر سنگ میل کی حیثیت اختیار کر جائے گا۔

(نائب قائد مال)